إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (الطلاق:۴)

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد

ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ

- مغربی جرمنی
- ہالینڈ
- سوئٹزرلینڈ
- انگلستان
- آسٹریا
- سپین
- ڈنمارک
- نائیجیریا
- سویڈن
- غانا
- ناروے
- کینیڈا
- ریاستہائے متحدہ امریکہ

کے لئے کوئی مسئلہ یا مشکل پیدا نہیں کرتا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ مسئلہ ہے تو ان کے لئے ہے میرے لئے نہیں۔ میرے لئے تو قرآن کا حکم اور فیصلہ کافی ہے۔ قرآن کہتا ہے:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ (الحجرات آیت ۱۵)

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بعض بادیہ نشین عرب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں یعنی ہم مومن ہیں (اللہ کہتا ہے) ان اعراب سے کہو کہ تم ابھی ایمان نہیں لائے۔ یعنی تم مومن نہیں بنے۔ بلکہ یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں یعنی ہم مسلمان ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے اور اسلام لانے میں فرق کیا ہے۔ خدا جو عالم الغیب ہے اور جو دلوں کے بھیدوں کو بھی جانتا ہے وہ ان لوگوں کو جن کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی ایسے شخص کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو یہ کہے کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ اگر قرآن پر عمل کرنا ہے تو اُسے بہرحال مسلمان تسلیم کرنا پڑے گا۔ جو لوگ ہمیں مسلمان تسلیم نہیں کرتے وہ قرآن کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ لیکن ہم اُن کا یہ حق تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں اور ہمارے نزدیک وہ اُمتِ مسلمہ کا حصّہ ہیں۔

اس پر نمائندے نے کہا کہ وہ آپ کو مسلمان نہیں مانتے اس کے باوجود آپ انہیں مسلمان کہیں گے۔ حضور نے فرمایا ہاں اس کے باوجود ہم انہیں مسلمان مانتے ہیں۔ اگر وہ ہمیں مسلمان نہ کہہ کر قرآن کی خلاف ورزی کر رہے ہیں تو اس کے یہ معنے تو نہیں ہیں کہ ہم بھی

قرآن کی خلاف ورزی کریں۔ کوئی اور کرتا ہے کرے ہم تو قرآن کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے۔

حضور نے فرمایا ہم تو ان کے لئے اپنے دل میں اچھے جذبات رکھتے ہیں اور دل سے ان کے خیرخواہ ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اگر کوئی مجھے صبح سے شام تک گالیاں دیتا ہے تو مجھے اس سے کیا۔ وہ اپنا وقت آپ ضائع کرتا ہے۔ لیکن میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں اچھے لوگ بڑی کثرت سے ہیں۔ لاکھ میں سے ایک بھی مشکل سے ایسا ہوگا جو ہمیں دکھ دیتا ہے ایسے قلیل حصہ کی وجہ سے پوری قوم کو تو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

ناروے میں ایک مبلغ کا اوّلین فرض

اس سوال کے جواب میں کہ ناروے میں ایک مشنری کا اہم فرض کیا ہونا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا ہمیں یہاں کے لوگوں کے دل فتح کرنے چاہئیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے جو لوگ یہاں آپ کے درمیان رہ رہے ہیں وہ آپ کے دوست بنیں اور حُسنِ سلوک سے آپ کو اپنا دوست بنائیں اور پھر آپ کے سامنے قرآنی تعلیم پیش کریں۔ یہ ایسی قابلِ عمل اور دل موہ لینے والی تعلیم ہے کہ آپ اس کے قائل ہوئے بغیر نہ رہیں گے اور بالآخر اسے قبول کرلیں گے۔

قرآنی تعلیم کے حُسن کو آشکار کرنے کے لئے حضور نے دنیا میں پائی جانے والی موجودہ بے چینی اور بے اطمینانی کے تعلق میں قرآنی تعلیم کے بعض پہلوؤں کو ازراہِ امتنان کسی قدر تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ صنعتی انقلاب کے بعد سے لیبر کا مسئلہ اُٹھ کھڑا ہوا ہے اور دن بدن شدّت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور ان میں بے چینی ہے کہ بڑھتی جارہی ہے۔ وہ اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپنے